جب اللہ تعالیٰ ہمیں تسلیم کر چکا ہے تو ہمیں کسی کے تسلیم نہ کرنے کی کیا پرواہ ہے۔ اللہ تعالیٰ روس کو ذلیل کرا کے ان کو تسلیم کر چکا ہے۔

تو میری گذارش یہ ہے کہ کل وزیر خارجہ صاحب نے یہ کہا کہ وقت کا انتظار کرنا چاہیئے۔ میں کہتا ہوں کہ وقت حالات بگاڑ بھی سکتا ہے۔ یہ جتنی قربانیاں ہم نے دی ہیں یہ ضائع بھی کی جا سکتی ہیں، پھر ہم کفِ افسوس ملتے رہیں گے پھر انہوں نے یہ اشارہ بھی کیا کہ پاکستان اور افغانستان کے تعلقات مستحکم ہوتے جائیں گے۔ تو کیا ہم نے نجیب اللہ گورنمنٹ کو تسلیم کر لیا ہے؟

تو ایک تو اس حکومت کو فوری تسلیم کرنا چاہیئے۔ اگر تسلیم نہ کیا گیا تو اس میں نقصان یہ ہوگا کہ ہمیں بہت بڑی ہمدردیاں افغان قوم اور مجاہدین کی حاصل ہوئی ہیں، ایک لازوال رشتہ میں ایک دوسرے سے وابستہ ہو چکے ہیں، اتنی عظیم قربانیوں سے یہ محبت اور یہ تعلق جو ہے وہ موجودہ پالیسیوں کی وجہ سے کہیں نفرت میں تبدیل نہ ہو جائے، جو قوت ہمیں حاصل ہو چکی ہے وہ ہم گنوا نہ بیٹھیں۔

غیر منصفانہ پالیسی اور اسی پالیسی کا عجیب مظاہرہ ہے: ہم نے پاک افغان سرحد پر تو امن چوکیاں قائم کر لیں، یہ کتنا ظالمانہ اور یکطرفہ فیصلہ ہے۔ ہم نے پاکستان کی افغانستان سے جہاں سرحدات ملتی ہیں وہاں اقوام متحدہ کی امن چوکیاں قائم کر لی ہیں جبکہ ہم اور وہ دو دوست تھے۔ لیکن روس کے ساتھ جو سرحدات ملی ہوئی ہیں وہاں کوئی امن چوکی قائم نہیں ہے، وہاں سے تو دھڑا دھڑ اسلحہ کے کنوائے آ رہے ہیں۔ دریائے آمو کے ساتھ ایک بندرگاہ ہے کہتے ہیں کہ دن رات اس پر اسلحہ کے کنوائے آ رہے ہیں اور کابل ائیر پورٹ پر روزانہ اسلحے کے بھرے ہوئے جہاز اتر رہے ہیں لیکن وہ سرحد بالکل کھلی ہوئی چھوڑ دی گئی ہے۔ جو دو دشمنوں کے درمیان سرحد ہے وہاں تو امن کی ضرورت نہیں ہے اور دو دوستوں کے درمیان امن چوکیاں قائم کرنا اس کا مطلب تو یہ ہے کہ ہم نے مجاہدین کی پیٹھ میں چھرا گھونپ دیا ہے کہ وہ تو آ جا بھی نہیں سکیں گے اور وہ کوئی اسلحہ وغیرہ بھی نہیں لے جا سکیں گے، تو پھر واضح اعلان کر دیجئے، مجاہدین کو اٹھا کر ان کے ملک میں پھینک دیجئے، میرے خیال میں اتنی زمین ان کی وہاں بھی ہے۔

تو یہ صورتحال میں جو بالکل تبدیلی رونما ہونے والی ہے اس کا نوٹس لینا چاہیئے اور یہ پالیسی تبدیل نہیں ہونی چاہیئے۔

بھارت کی بالادستی جناب والا! میری دوسری گذارش یہ تھی کہ یہاں ہمیں عالمی طور پر محسوس ہو رہا ہے کہ بھارت کی بالادستی کے منصوبے جو ہیں وہ پورے کیے جا رہے ہیں۔ موجودہ تبدیلی کو بھی ہم اس منصوبہ کا حصہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان کو بھارت کا مکمل زیر دست بنایا جائے۔ ابھی ہمیں کل صاحبزادہ صاحب نے مژدہ سنایا تھا کہ راجیو گاندھی اور بے نظیر کے درمیان سارک کے موقع پر مفید مشورے ہوئے تھے، لیکن یہ مفید مشورے قوم کے بار بار مطالبہ کے باوجود نہ ایوان کے سامنے رکھے

ان کو قوم کے سامنے رکھا نہ تفصیل کے ساتھ صاحبزادہ صاحب نے اس پر روشنی ڈالی۔ سارک میں ہم اس کے لیے لگے ہوئے ہیں۔ ہندوستان نے سری لنکا اور مالدیپ میں مداخلت کی اور ہم خاموش رہے، اب وہ نیپال کو سزا دے رہا ہے۔ اس کی مثال ایسے ہی ہے کہ جیسے کسی ایک شخص کی جان خطرے میں ہو اور اس کو ایک ریوالور کی ضرورت ہو لیکن اس کو ریوالور بھی نہ دیا جائے ۔ بھارت اُس کو اس بات کی سزا دے رہا ہے کہ تم نے ریوالور کیوں مانگا ہے، تمہیں ریوالور کی کیا ضرورت ہے؟ تمہیں اپنے جان و مال کا تحفظ پہلے کس نے دیا ہے؟

تو میں عرض کرتا ہوں کہ سارک کس مرض کی دوا ہے؟ ان امور پر پاکستان کیوں خاموش ہے۔ یہ سارک اگر ایک ڈھیلی ہے تو اس پر لعنت بھیجنا چاہیئے، اس سے الگ ہونا چاہیئے۔ صرف جلسوں، استقبالیوں اور انتظامات کے لیے ہی سارک بنی ہوئی ہے؟

شمالی علاقہ جات جناب والا! پاکستان کے شمالی علاقہ جات جو ہیں اُن پر بھی خطرات کے سائے منڈلا رہے ہیں اور بیرونی قوتیں اپنے مقاصد کیلئے شمالی علاقہ جات کو الگ تھلگ کرنے کے منصوبے بنا رہی ہیں، یہ منصوبے پاکستان کے لیے نہایت ہی خطرناک ہیں اگر اس کو ایک الگ صوبے کی شکل دی گئی تو کشمیر کا مسئلہ بالکل ختم ہو جائے گا اور آئندہ اسی صوبے کو جس طرح بنگلہ دیش کی صورت میں مشرقی پاکستان کو الگ کیا گیا، اسی طرح اسے بھی الگ کر کے فرقہ وارانہ بھٹی میں جھونک دیا جائے گا اور وہاں لبنان جیسی کیفیت مستقل جاری رہے گی۔ بعض عالمی قوتیں ایک ایسے علاقے میں جو پانچ بین الملکتی سرحدات سے ملا ہوا ہے، یہ کہ بھارت سے، چین سے، روس سے افغانستان سے اور پاکستان سے، وہاں پھر ایک ایسی چیز بن جائے گی جیسے اسرائیل عالم عرب کیلئے ناسور بنا ہوا ہے۔ یہ الگ تھلگ صوبے کی آواز بظاہر تو حقوق کی آواز ہے لیکن یہ ہے بڑی خطرناک آواز۔ ہم چار پانچ سال سے اس طرف توجہ دلا رہے ہیں کہ ایسی سازشیں تیار ہو رہی ہیں۔

جناب والا! جہاں تک حقوق کا مسئلہ ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ شمالی علاقہ جات کے لوگوں کا حق متعین ہونا چاہیئے۔ جب وہ آزاد کشمیر کا جغرافیائی، آئینی اور تاریخی حصہ ہے تو ان کو باقاعدہ آزاد کشمیر اسمبلی میں فوراً نمائندگی دینی چاہیئے، اس کے ہائیکورٹ اور سپریم کورٹ سے فوراً ان کو وابستہ کرنا چاہیئے تاکہ وہ اپنے حقوق کے لیے لڑ سکیں۔

ایٹمی پروگرام جناب والا! ایٹمی پروگرام کے بارے میں موجودہ حکومت کے برسر اقتدار آنے کے بعد کچھ عجیب باتیں سامنے آ رہی ہیں بعض ذمہ دار لوگوں نے کہا تھا کہ ایٹمی پروگرام کا سارا سلسلہ روک دیا گیا ہے، اس کی پوری وضاحت قوم کے سامنے ہونی چاہیئے کہ کیا واقعی ایٹمی پروگرام کا سلسلہ روک دیا گیا ہے اور وہاں کام ختم کرا دیا گیا ہے۔ اسکے بارے میں واضح کوئی چیز ہمارے سامنے نہیں آئی۔ ہماری گذارش ہے کہ ہمیں ہر حال میں اپنے ایٹمی پروگرام کو جاری رکھنا چاہیئے۔ یہ انرجی کا پروگرام اس دباؤ میں نہ ہوتا، ہم روس، امریکہ اور بھارت کے دباؤ میں نہ آئے ہوتے تو آج نہ یہ لوڈ شیڈنگ ہوتی اور نہ یہ مشکلات ہوتیں اگر ہم نے ایٹمی انرجی حاصل نہ کی تو پھر تو ہم دو تین صدیاں پیچھے چلے جائیں گے اور دنیا کی دوڑ کے ساتھ ہم بالکل شریک نہیں ہو سکیں گے۔ ☆☆